امام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب الزہری

نام و نسب: محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن شہاب بن عبد الله بن الحارث بن زهرة القرشی الزهری ، أبو بكر المدنی
طبقہ: 4 – من التابعین
میلاد: سب سے صحیح روایت کے مطابق آپ رحمہ اللہ 50 ھ کو پیدا ہوئے۔
وفات: 17 رمضان المبارک، 124 ھ شغب نامی جگہ پر وفات پائی۔ ان کے شاگرد امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الزہری نے 124 ھ کو وفات پائی۔ (دیکھیں التاریخ الکبیر للبخاری: 220/1)۔ ابن سعد، خلیفہ بن خیاط، اور الزبیر وغیرہم کا بھی یہی قول ہے۔
روی لہ: آپ کی روایات تمام کتبِ صحاح، سنن، مسانید، معاجم، مستدرکات، مستخرجات، جوامع، تواریخ اور ہر قسم کی کتب حدیث میں شامل ہیں۔
نوٹ: امام ابن شہاب الزہری حدیث کے ایسے ستونوں میں سے ہیں جن کی احادیث دنیا کی ہر حدیث کی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی ایسی حدیث کی کتاب بھی ہو گی جس میں ابن شہاب کی روایت نہ ہو۔
شیوخ و اساتذہ: زہری نے کئی صحابہ کرام سے روایات لی ہیں جن میں: جابر بن عبد اللہ، سہل بن سعد، انس بن مالک، سائب بن یزید، محمود بن الربیع، محمود بن لبید، ابو الطفیل عامر، مالک بن اوس بن الحدثان، وغیرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ اور کئی کبار تابعین مثلا سعید بن المسیب، عروہ بن الزبیر، ابو ادریس الخولانی، سالم بن عبد اللہ، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، طاوس وغیرہ سے آپ نے شرف تلمذ حاصل کیا۔
تلامذہ : میں عطاء بن ابی رباح (جو ان سے عمر میں بڑے تھے)، امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز، عمرو بن دینار، عمرو بن شعیب، قتادہ بن دعامہ، زید بن اسلم، منصور بن المعتمر، ایوب سختیانی، یحیی بن سعید الانصاری، ابو الزناد، صالح بن کیسان، عقیل بن خالد، ابن جریج، عبد العزیز بن الماجشون، معمر بن راشد، ابو عمرو

الاوزاعی، شعیب بن ابی حمزہ، مالک بن انس، لیث بن سعد، فلیح بن سلیمان، ابن ابی ذئب، محمد بن اسحاق بن یسار، ہشیم بن بشیر، سفیان بن عیینہ اور خلق کثیر شامل ہیں۔
فائدہ: عموما امام سفیان بن عیینہ اور امام سفیان الثوری کے شیوخ تقریبا ایک ہی ہوتے ہیں کیونکہ دونوں ہم عصر تھے۔ لیکن اس مسئلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ امام زہری سے صرف امام سفیان بن عیینہ ہی روایت کرتے ہیں، امام سفیان الثوری کی زہری سے کوئی روایت مروی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ امام سفیان الثوری کے پاس اتنے اخراجات نہیں تھے کہ وہ زہری کے پاس جا کر ان سے علم حاصل کرتے۔ چنانچہ امام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی بیان کرتے ہیں کہ الثوری سے پوچھا گیا کہ آپ امام زہری سے روایت کیوں نہیں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: "لم تكن عندي دراهم ولكن قد كفانا معمر الزهري " یعنی کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں تھے لیکن معمر ہمیں زہری کے متبادل کے طور پر کفایت کر گئے۔ (مقدمہ الجرح والتعدیل: 76/1، واسنادہ صحیح)۔

امام زہری رحمہ اللہ زبردست ثقہ امام، حافظ، اور فقیہ تھے۔ آپ کی جلالت اور اتقان پر امت کا اتفاق ہے۔ آپ کے فضائل، مناقب، اور سیرۃ کو ایک مختصر سے مضمون میں بیان کرنا نا ممکن امر ہے، اس لیے ہم ذیل میں صرف ائمہ نقاد کے چند اقوال ہی پر اکتفاء کریں گے۔
1-امام ابن شہاب الزہری خود فرماتے ہیں: "ما استعدت حديثًا قط، ولا شككت في حديث إلا حديثًا، احدًا، فسألت صاحبي، فإذا هو كما حفظت" (جب کوئی حدیث ایک بار مجھ پر پڑھی جاتی) میں نے کبھی اس حدیث کے دہرائے جانے کا سوال نہیں کیا، اور نہ ہی مجھے کبھی کسی حدیث کے بارے میں شک ہوا سوائے ایک حدیث کے، تو میں اس کے متعلق اپنے ساتھی سے پوچھا، تو وہ حدیث ویسے ہی نکلی جیسے میں نے اسے یاد کیا تھا۔ (العلل لعبد اللہ بن احمد: 160، و حلیۃ الاولیاء: 363/3، واسنادہ صحیح)۔

حکیم بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب نے یہ یہ کہا ہے۔ تو زہری نے کہا: "أوهم ربيعة أنا كنت أحفظ لحديث سعيد بن

المسيب من ربيعة" ربیعہ کو غلطی لگی ہے، میں سعید بن المسیب کی حدیث کا ربیعہ سے زیادہ حافظ ہوں (تاریخ دمشق لابن عساکر: 326/55، واسنادہ حسن)۔

امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب الزہری سے ایک حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "ما بقي أحد فيما بين المشرق والمغرب أعلم بهذا مني" مشرق اور مغرب کے لوگوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں بچا ہے جو اس حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ (ایضا)

2-امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ (المتوفی 101) فرماتے ہیں:"عليكم بابن شهاب هذا فانكم لاتلقون أحدا أعلم بالسنة الماضية منه" تم پر ضروری ہے کہ تم اس ابن شہاب کو لازمی پکڑو کیونکہ ان سے زیادہ ماضی کی سنت کو جاننے والا تم نے نہیں پایا ہو گا۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 72/8 واسنادہ صحیح)۔

3-امام عمرو بن دینار رحمہ اللہ (المتوفی 126) فرماتے ہیں: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَبْصَرَ بِحَدِيثٍ مِنَ الزُّهْرِيِّ" میں نے زہری سے زیادہ حدیث کی بصیرت رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ (طبقات الکبری لابن سعد: 174/1، اسنادہ صحیح)۔

4-امام سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رحمہ اللہ (المتوفی 125-127) فرماتے ہیں: "ما أرى أحدا بعد رَسُولِ اللهِ صَلى اللَّهُ عَلَيه وسَلم جَمَعَ ما جَمَعَ ابْن شِهاب" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے ابن شہاب جیسا کچھ جمع کیا۔ (التاریخ الکبیر للبخاری: 220/1، اسنادہ صحیح)۔

5-امام ایوب سختیانی رحمہ اللہ (المتوفی 131) فرماتے ہیں: "ما رأيت أحدًا أعلم من الزهري، فقال له صخر بن جويرية: ولا الحسن: قال: ما رأيت أحدًا أعلم من الزهري" میں نے کسی کو زہری سے زیادہ اعلم نہیں دیکھا، تو صخر بن جویریہ نے ان سے کہا: حسن البصری بھی نہیں؟ انہوں نے اپنا قول دہراتے ہوئے فرمایا: میں نے

کسی کو زہری سے زیادہ اعلم نہیں دیکھا۔ (العلل لعبد اللہ بن احمد: 313/3، اسنادہ صحیح)۔

6-امام دار الہجرہ مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ (المتوفی 179) فرماتے ہیں:"أول من أسند الحديث ابن شهاب الزهري" سب سے پہلے جس نے حدیث کی سند (پر دھیان) دیا وہ ابن شہاب الزہری تھے۔ (مقدمہ الجرح والتعدیل: 20/1، اسنادہ صحیح)۔

7-امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (المتوفی 198) فرماتے ہیں: "مَا أَحَدٌ أَعْلَمُ بِالسُّنَّةِ منه" سنت کو زہری سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ (الکامل لابن عدی: 139/1، اسنادہ حسن)۔

8-قاسم بن ابی سفیان المعمری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ سےپوچھا: "أيما أفقه أو أعلم إبراهيم النخعي أو الزهري قال الزهري" ابراہیم النخعی اور زہری میں سے کون زیادہ بڑا فقیہ اور عالم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: "زہری زیادہ بڑے ہیں"۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر: 355/55، اسنادہ حسن)۔

9-امام محمد بن سعد کاتب الواقدی رحمہ اللہ (المتوفی 230) فرماتے ہیں:"كَانَ الزُّهْرِيُّ ثِقَةً كَثِيرَ الْحَدِيثِ وَالْعِلْمِ وَالرِّوَايَةِ فَقِيهًا جَامِعًا" (طبقات الکبری لابن سعد: 185/1)۔

10-امام احمد بن حنبل الشیبانی رحمہ اللہ (المتوفی 241) فرماتے ہیں:"الزُّهْرِيّ أَحْسَنُ النَّاس حَدِيثًا وَأَجْوَدُ النَّاس إِسْنَادًا" زہری لوگوں میں سب سے زیادہ اچھی حدیث والے، اور اسناد میں سب سے زیادہ اجود تھے۔ (الکامل لابن عدی: 139/1، اسنادہ حسن)۔

11-امام ابو الحسن العجلی رحمہ اللہ (المتوفی 261) فرماتے ہیں: "تَابِعِيّ ثِقَة" (کتاب الثقات للعجلی: 253/2)۔

12-امام ابو زرعہ الرازی رحمہ اللہ (المتوفی 264) سے پوچھا گیا: "أي الإسناد أصح؟ قال الزهري عن سالم عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

الله علیہ وسلم صحیح" کون سی اسناد سب سے زیادہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا، زہری عن سالم عن ابیہ عن النبی ﷺ سب سے زیادہ صحیح ہے۔۔۔ (اور پھر دو مزید اسانید بیان کیں)۔ (الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم: 26/2)۔

-13امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ (المتوفی275) فرماتے ہیں: "الزهري احب إلى من الاعمش، يحتج بحديثه، واثبت اصحاب انس الزهري" زہری مجھے اعمش سے بھی زیادہ پسند ہیں، ان کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے، اور انس رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے زہری سب سے زیادہ ثبت (ثقہ) ہیں۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 74/8)۔

-14امام ابو عبد الرحمن النسائی رحمہ اللہ (المتوفی 303) فرماتے ہیں: "أحسن أسانيد تروى عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) أربعة منها الزهري عن علي بن الحسين عن حسين بن علي عن علي بن أبي طالب عن رسول الله (صلى الله عليه وسلم) والزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباس عن عمر عن النبي (صلى الله عليه وسلم)" سب سے بہترین اسانید جو رسول اللہ ﷺ سے روایت کی جاتی ہیں چار ہیں جن میں: زہری عن علی بن الحسین عن حسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ ﷺ، اور زہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود عن ابن عباس عن عمر عن النبی ﷺ شامل ہیں۔ (آپ نے مزید دو اسانید بھی بیان کیں)۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر: 339/55، اسنادہ حسن)۔

-15امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ (المتوفی 354) فرماتے ہیں: "رأى عشرَة من أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ من أحفظ أهل زَمَانه وَأَحْسَنهمْ سياقا لمتون الْأَخْبَار وَكَانَ فَقِيها فَاضلا" (الثقات لابن حبان: 349/5)۔

-16امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی 748) نے سیر اعلام النبلاء میں 24 صفحات پر مشتمل امام زہری کی تفصیلی سیرۃ

لکھی، اور فرمایا: "الإِمَامُ، العَلَمُ، حَافِظُ زَمَانِه" (326/5)۔

17-حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی 852) فرماتے ہیں: "الفقيه الحافظ متفق على جلالته وإتقانه وثبته" آپ فقیہ اور حافظ تھے، اور آپ کی جلالت، اتقان و ثبت پر امت کا اتفاق ہے۔ (التقریب التہذیب: 6296)

امام زہری کی مراسیل

چونکہ امام زہری کبار تابعین میں سے نہیں تھے اس لئے ان کی مراسیل (وہ روایات جو انہوں نے براہ راست نبی سے روایت کیں) باقیوں کی نسبت زیادہ ضعیف اور متکلم فیہ ہیں۔

1-احمد بن سنان روایت کرتے ہیں کہ امام یحیی بن سعید القطان زہری کی مراسیل کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: "هُوَ بِمَنْزِلَةِ الرّيح" یعنی ان کی مراسیل ہوا کی طرح ہیں۔ (المراسیل لابن ابی حاتم: 3/1، واسنادہ صحیح)۔

2-امام یحیی بن معین فرماتے ہیں:"مَرَاسِيلُ الْزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِشَيْءٍ" زہری کی مراسیل کچھ چیز نہیں ہیں۔ (المراسیل لابن ابی حاتم: 3/1، واسنادہ صحیح)۔

3-احمد بن ابی شریح بیان کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "يقولون نحابي ولو حابينا لحابينا الزهري وإرسال الزهري ليس بشئ وذاك إنا نجده يروي عن سليمان بن أرقم" لوگ کہتے ہیں کہ ہم طرف داری کرتے ہیں، اگر ہمیں کسی کی طرف داری کرنی ہوتی تو ہم زہری کی طرف داری

کرتے، لیکن زہری کا ارسال کچھ نہیں ہے،کیونکہ ہم انہیں سلیمان بن ارقم (متروک) سے بھی روایت کرتا پاتے ہیں۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر: 369/55، واسنادہ صحیح الی احمد بن ابی شریح)۔

4-امام شمس الدین الذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "قُلْتُ: مَرَاسِيْلُ الزُّهْرِيّ كَالمُعْضَل؛ لأَنَّهُ يَكُوْنُ قَدْ سَقَطَ مِنْهُ اثْنَانِ، وَلاَ يَسُوغُ أَنْ نَظُنَّ بِهِ أَنَّهُ أَسقَطَ الصَّحَابِيَّ فَقَطْ، وَلَوْ كَانَ عِنْدَه عَنْ صَحَابِيّ لأَوضَحَهُ، وَلَمَا عَجِزَ عَنْ وَصْلِهِ، وَلَوْ أَنَّهُ يَقُوْلُ: عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَنْ عَدَّ مُرْسَلَ الزُّهْرِيِّ كَمُرْسَل سَعِيْدِ بن المُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بن الزُّبَيْر، وَنَحْوهِمَا، فَإِنَّهُ لَمْ يَدر مَا يَقُوْلُ، نَعَمْ، مُرْسَلُه كَمُرْسَل قَتَادَةَ، وَنَحْوه" میں کہتا ہوں کہ زہری کی مراسیل معضل روایت کی طرح ہیں کیونکہ اس میں انہوں نے دو راویوں کو سقط کیا ہو گا، اور یہ جائز نہیں کہ ہم یہ خیال کریں کہ انہوں نے صرف صحابی کا نام ہی سقط کیا ہو گا۔ اگر زہری نے کوئی روایت براہ راست کسی صحابی سے روایت کی ہوتی تو وہ اسے بیان کر دیتے اور اس روایت کو متصل بنانے سے عاجز نہ ہوتے اگرچہ انہوں نے عن بعض اصحاب النبی ﷺ بھی کہا ہوتا۔ جو بھی زہری کی مرسل کو سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر جیسے کبار تابعین کی مرسل کے برابر گنتا ہے تو اس کو خود نہیں پتہ کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہاں البتہ زہری کی مرسل قتادہ جیسے (صغار تابعین) کے جیسی ہے۔ (سیر اعلام النبلاء: 339/5)